بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

نمبر ۲۸

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱	۱۱ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش	۱۳ ذیقعدہ ۱۳۶۲ ھ	۱۱ نومبر ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۶۵

25

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح بذریعہ کار راجپورہ تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ کسی قدر بخار بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مقدمہ بھامڑی کی سماعت آج یہاں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

قرآن کریم دُنیا کے ہر ذہنی تغیّر کیلئے کافی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ اکتوبر بمقام ڈلہوزی

(مرتبہ غلام نبی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:-

وما ارسلنا من رسولٍ الّا بلسان قومہٖ لیبیّن لھم فیضل اللہ من یّشآء ویھدی من یّشآء۔ وھو العزیز الحکیم (سورۃ ابراہیم ع)

یہ مختصر سی آیت

قرآن کریم میں ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سے اعتراضات اور بہت سے غلط خیالات جو لوگوں میں پھیلے ہوتے ہیں۔ دُور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسولٍ الّا بلسان قومہٖ۔ کہ ہم نے جب کبھی کوئی رسول بھیجا۔ اُسی زبان میں کلام کرنے والا بھیجا۔ جو اس کی قوم کی زبان تھی۔ اس کے عام طور پر یہ معنے کئے جاتے ہیں۔ اور وہ صحیح معنے ہیں۔ کہ ہر نبی جو آتا ہے۔ اُسی زبان میں اپنی قوم کو تبلیغ کرتا ہے۔ اور اُسی زبان میں اُس پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جو زبان اس کی قوم کی ہوتی ہے یہ معنے بھی اپنے رنگ میں مفید ہیں۔ کیونکہ یہ اصولی مسئلہ ہے کہ

نبی کی بعثت کی غرض

لوگوں کو سکھانا اور انکی اصلاح کرنا ہوتی ہے۔ اگر اس کے اوپر مثلاً ایسا کلام نازل ہو۔ یا وہ کسی ایسی زبان میں بات چیت کرے۔ جسے لوگ سمجھ ہی نہ سکیں۔ تو نبی کی بعثت کی غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔ پھر یہ تو ہم مانتے ہیں۔ کہ نبی کی صداقت کی یہ دلیل ہوتی ہے۔ کہ وہ راستباز ہوتا ہے مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہی وقت میں ایک شخص راستباز بھی ہو۔ اور کم عقل یا پاگل بھی ہو۔ اس لئے کوئی

مدعی الہام یا مدعی نبوت

صرف راستباز ہونے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا پیغام اور کلام جسے وہ خدا تعالیٰ کیطرف منسوب کرے۔ یہ یقین نہیں دلا جا سکتا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص بیوقوف ہو۔ مگر راستباز ہو۔ یا راستباز ہو مگر پاگل ہو۔ پس یہ ضروری ہے۔ کہ مدعی جو کلام پیش کرے۔ اور پھر اسکے جو معنی کرے۔ وہ لوگ سمجھ سکیں۔ ورنہ کیا پتہ ہے۔ کہ جو معنے مدعی نے اپنے الہام کے کئے ہیں۔ اگر اصل الفاظ ایسی زبان میں ہوں۔ جو سمجھ میں نہ آسکے تو وہ درست ہیں۔ پس چاہے وہ الفاظ پیش کرنیوالا راستباز ہی ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بھولے پن اور بے علمی سے ایسے معنے کرے۔ جو غلط ہوں سا محری کہلانیوالے جو دعویٰ نبوت کرتے ہیں بالعموم وہ راستباز ہوتے ہیں۔ بعض جھوٹے بھی ہیں۔ مگر بالعموم وہ راستباز ہوتے ہیں۔ ہم نے انکی زندگیوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ سچ بولتے تھے۔ انکا چال چلن ایسا نہیں تھا۔ کہ جو قابل اعتراض سمجھا جاتا۔ ورنہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ

فریبی اور جھوٹے

تھے۔ اب اگر الہام کے الفاظ کسی ایسی زبان میں خدا تعالیٰ کیطرف سے نازل ہونے جائز ہوتے۔ جسے کوئی نہ سمجھ سکتا۔ تو ایسے لوگ کچھ چیٹ پٹ کرکے کہہ دیتے۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ان پر نازل ہوا ہے۔ اور اسکا یہ مفہوم ہے۔ ایسی صورت میں کوئی ایسا معیار نہ ہوتا جس سے معلوم ہو سکتا۔ کہ فی الواقعہ وہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں یا نہیں۔ مگر خدائی کلام کے الفاظ اسی زبان میں نازل ہوتے ہیں جسے نبی کی قوم سمجھے اور اندازہ لگا سکے۔ کہ مدعی پر خدا کیطرف سے کلام نازل ہوا ہے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ کوئی مدعی ایسے الفاظ گھڑ لے جو کسی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ اور وہ کہہ دے۔ ان کا یہ مطلب ہے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص محمد بخش تھا۔ ایک دفعہ اس نے سنایا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ آئی وٹ وٹ۔ وہ تھا تو راستباز۔ مگر اس کے دماغ میں جو خرابی تھی۔ اُس نے اُسے ایسے

بے معنی الفاظ

سکھا دیئے۔ کہ ان الفاظ سے اندازہ لگا لیا گیا۔ کہ اس کا دماغ خراب ہے۔

پھر قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ نبی اسی زبان میں گفتگو کرتا ہے۔ اور اسی میں اس پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جو اسکی قوم کی زبان ہوتی ہے

مذاہب کی صداقت

کے متعلق فیصلہ کرنے کیلئے بھی ضروری بات ہے۔ مثلاً آریہ کہتے ہیں۔ کہ وید ایسی زبان میں نازل ہوئے جسے کوئی نہ جانتا تھا۔ یہ آیت اس کا رد بتاتی ہے۔ فرمایا وما ارسلنا من رسولٍ الّا بلسان قومہٖ لیبیّن لھم۔ ہم کسی رسول کو نہیں بھیجتے مگر اسکی قوم کی زبان میں۔ تاکہ وہ اس کے سامنے اپنے دعویٰ کی وضاحت کر سکے۔ اور لوگوں کو خدا کا کلام اور تعلیم سمجھا سکے۔

اس آیت کے معنے مفسرین یہ کرتے ہیں۔ کہ نبی کی زبان ہی وہ زبان نہیں ہوتی۔ جو اس کی قوم کی زبان ہوتی ہے۔ بلکہ اس پر نازل ہونے والے کلام کی بھی وہی زبان ہوتی ہے۔ جو اس کی قوم کی ہو۔ اس لحاظ سے اس آیت کا یہ مفہوم نکلے گا۔ کہ جو زبان اُس قوم کی ہوتی ہے۔ جس کی طرف کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے۔ اسی میں وہ نبی کلام کرتا ہے۔ تاکہ لوگ اندازہ لگا سکیں اس کے سچے اور جھوٹے ہونے کا۔ اور اسی زبان میں اس پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے۔ تاکہ لوگ سمجھ سکیں۔ اور اس پر عمل کر سکیں۔ مگر

وید کی زبان

تو ایسی زبان تھی۔ جسے لوگ جانتے ہی نہ تھے۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایسی صورت میں اس کی خوبصورتی۔ اس کے باریک اشارات۔ اس کے وسیع مفہوم اور اس کے بلیغ مطالب کو وہ کس طرح سمجھ سکتے تھے وید کے متعلق ایک شخص کا جس پر کہا جاتا ہے کہ وید نازل ہوئے بیان تھا۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ایسی صورت میں اسے یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ وید الہام ہے وہ خود ہی لوگوں سے کہہ سکتا تھا۔ کہ یوں کرو اور یوں نہ کرو۔ الہام کے معنے تو یہ ہیں۔ کہ دوسرے بھی اسے سمجھ سکیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ لیکن اگر وہ ایسی زبان میں نازل ہو۔ کہ نہ اس کے الفاظ کوئی جانتا ہو۔ نہ اس کے محاورات سے کوئی واقف ہو۔ نہ اس کے استعارات کا کسی کو پتہ ہو نہ اس کے نکات کی واقفیت ہو۔ نہ اس کی فصاحت کو کوئی جانتا ہو۔ تو ایسی زبان کے الہام سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

اس آیت کے یہ معنی بھی ٹھیک ہیں۔ کہ نبی اسی زبان میں کلام کرتا۔ اور اسی زبان میں اس پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جو اس کی قوم کی زبان ہوتی ہے۔ مگر

لسان کے معنی عربی میں

صرف یہ ہی نہیں۔ کہ جو زبان بولی جاتی ہے۔ بلکہ اور بھی ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں فلاں کی زبان بڑی اچھی ہے۔ فلاں کی زبان بہت فصیح ہے۔ اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ زبان زبان میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اور استعمال اور محاورات کے فرق کے لحاظ سے ایک ہی زبان مختلف زبانیں کہلا سکتی ہے۔ پس

دوسرا مفہوم

اس آیت کا یہ ہے۔ کہ جو نبی آتا ہے وہ ایسی زبان میں کلام کرتا ہے۔ جو اس زمانہ کے محاورات کے مطابق ہوتی۔ اور اعلیٰ معیار پر پوری اترتی ہے۔ کیونکہ ایسی زبان کا قلوب پر بہت اثر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات سے بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی تھی۔ کہ وہ تمثیلوں میں کلام کرے گا۔ ان تمثیلوں کے معنی زبان کے محاورہ کے مطابق کرنے سے کئی باتیں حل ہو گئیں۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے آپ کو

خدا کا بیٹا

کہا ہے۔ جو اس وقت اس زبان کا محاورہ تھا۔ جس میں حضرت مسیح علیہ السلام باتیں کیا کرتے تھے۔ کہ مقرب خدا کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ اس محاورہ کے رو سے معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح نے جو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہا تو اس کا کیا مطلب تھا۔

پس الا بلسان قومہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ نبی اپنے ملک کی زبان بولتا ہے۔ اور اس کے محاورات میں کلام کرتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں "شراب" یا "محبوب" کا جو ذکر آجاتا ہے۔ ان الفاظ کے معنی لسان قومہ کے مطابق کئے جائیں گے۔ نہ کہ شراب سے مراد وہ شراب لی جائیگی جسے پی کر لوگ مدہوش ہو جاتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی معرفت کی شراب مراد ہے۔ اور نہ محبوب سے مراد کوئی انسان لیا جائے گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔ کوئی پاگل ہی ان الفاظ کے یہ معنے لے سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں شراب سے عام شراب مراد ہے۔ اور محبوب سے کوئی انسان مراد ہے۔

غرض نبی اپنے کلام میں اس زمانہ کے محاورے اور استعارات استعمال کرتا ہے۔ اور ایسی زبان میں کلام کرتا ہے۔ جو اعلیٰ معیار پر پوری اترتی ہے۔ ہاں اگر کبھی وہ عام محاورہ کو ترک کرے۔ تو اس کے معنے بھی وہ خود ہی بتا دیتا ہے۔ تاکہ دھوکا نہ لگے۔ مثلاً اس زمانہ میں نبی کے ایک ایسے معنی لئے جاتے تھے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رد کیا۔ لوگ سمجھتے تھے۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو نئی شریعت لائے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نبی کے لئے ضروری نہیں۔ کہ نئی شریعت لائے۔ اب آپ کے کلام میں اگر نبوت کا دعوےٰ پایا جائے تو نبی کے وہ معنی درست نہیں ہو سکتے۔ جو پہلے لوگ کرتے تھے۔ بلکہ وہی معنے درست ہونگے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائے یہ طریق استدلال بالاولیٰ کے طور پر تو استعمال ہو سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ کسی لفظ کے ایسے معنی کئے جائیں۔ جو عام تعلیم۔ لغت۔ اور محاورہ کے خلاف ہوں۔ ہاں جس لفظ کے متعلق تشریح کر دی جائے۔ اس کے وہ معنے لئے جائیں گے۔ جو اس تشریح کے مطابق ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی کی یہ تشریح فرما دی ہے۔ کہ

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب

یعنی میں ایسا رسول نہیں ہوں۔ جو نئی شریعت لایا ہوں۔ اس

تشریح کی ضرورت

اس لئے پیش آئی۔ کہ نبی کا لفظ اس زمانہ میں نئی شریعت لانے والے کے متعلق بولا جاتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے نبی نہ تھے۔ اور ساری عمر آپ نے ایسا نبی ہونے سے انکار کیا۔ چونکہ یہ مفہوم کہ

زمانہ کے محاورہ کے خلاف

تھا اس لئے آپ نے اس کی تشریح فرما دی تو نبی جس بات کی اصلاح کریں۔ یا جسے کسی ضرورت کے ماتحت بدلیں۔ اس کی ساتھ ہی تشریح کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کے لفظ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی۔ تو الا بلسان قومہ کے اس مفہوم کے ساتھ پرانی الہامی کتابوں کے سمجھنے میں بڑی آسانی پیدا ہو گئی۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت داؤد۔ حضرت عیسےٰ اور دوسرے انبیاء کا جو کلام موجود ہے۔ اگر ان کے زمانوں کے شاعروں۔ مضمون اور زبان دانوں کی کتابیں دیکھیں تو آسانی حل ہو جاتا ہے۔ اور معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی فلاں بات کا مفہوم کیا ہے۔ پس وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ دوسری کتابوں اور دوسرے مذاہب کے پرکھنے کا ایک بہت اعلیٰ معیار ہے۔

ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ کے

تیسرے معنی

یہ ہیں۔ کہ نبی اس زبان میں بات کرتا ہے۔ جسے اس زمانہ کے لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس وقت کے لوگوں کی جو عقلی علمی اور ذہنی حالت ہوتی ہے۔ اس کے مطابق نبی کلام کرتا ہے۔ ہر زمانہ میں لوگوں کی ذہنی اور عقلی حالت بدلتی رہتی ہے۔ باقی نبیوں کے لئے تو اس میں کوئی مشکل نہ تھی کیونکہ ان کا کلام اسی زمانہ کے لئے ہوتا تھا۔ جس میں وہ مبعوث کئے جاتے تھے۔ وہ اس زمانہ کے لوگوں کی عقلی اور ذہنی حالت کے مطابق ہوتا تھا۔ لیکن اسلام کے لئے یہ امر مشکل تھا۔ کیونکہ اسلام قیامت تک جانا تھا۔ اور اس وقت تک لوگ کئی زبانیں بدلنے والے تھے اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

قرآن کریم کے سات بطن ہیں

عام طور پر لوگوں نے اس حدیث کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ مختلف زمانوں کے تغیرات کے مطابق قرآن کریم کی آیات کے معنے کھلتے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے لوگوں کو قرآن کریم کی کئی آیات کے وہ معنی نظر نہ آئے۔ جو بعد میں تغیر آنے والے زمانہ کے لوگوں کو نظر آئے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے جو نکات اور معارف نکالے۔ وہ قرآن کریم میں نئی آیات داخل کر کے نہیں نکالے آیات وہی تھیں۔ ہاں آپ پر اس زمانہ کے مطابق ان کا بطن ظاہر ہوا۔ چونکہ زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ مذہب کے متعلق امن اور صلح کا زمانہ تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم سے امن کے احکام اور صلح کی تعلیم پیش فرمائی۔ یہ وہ سر ابطن تھا جو اس زمانہ کے حالات کے مطابق آپ پر کھولا گیا۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا۔ کہ قرآن کے سات بطن ہیں۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں۔ کہ دنیا میں

سات بڑے بڑے تغیرات

آئیں گے۔ اور ہر تغیر کے زمانہ میں لوگوں کے ذہن بدل جائیں گے۔ اس وقت خدا تعالےٰ قرآن کریم کے ایسے معنی کھولدے گا۔ جو لوگوں کے اس وقت کے ذہنوں اور قلوب کو تسکین اور تسلی دینے والے ہوں گے۔ اس زمانہ میں بیسیوں مسائل ایسے ہیں جو ایسے رنگ میں کھلے ہیں۔ کہ پہلے ان کی ضرورت۔ اور اہمیت محسوس نہیں کی جاتی تھی۔ مثلاً آیات قرآنی کے نسخ کا مسئلہ ہے۔ پہلے ایسے وقت میں نسخ کا سوال پیدا ہوا۔ کہ اس وقت کے لوگوں کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ کیونکہ ان کے سامنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔ پس باوجود نسخ کے عقیدہ کے یہ بات

قرآن کریم کی سچائی

کے معلوم کرنے میں روک نہ بن سکتی تھی۔ لیکن جب ایسا زمانہ آیا۔ کہ لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے دور ہو گئے اور دنیا کے ذہنی اور علمی تغیر کے مطابق قرآن کریم کی آیات کے معنی نہ کر سکے تو کہنے لگے یہ آیت بھی منسوخ ہے اور وہ آیت بھی منسوخ۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھڑا کیا۔ اور آپ نے ثابت کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱ نومبر ۱۹۴۳ء اور انصار قادیان

۱۱ ماہ نومبر بروز جمعرات مندرجہ ذیل حلقہ جات کے انصار کا یوم تبلیغ ہوگا۔ انشاء اللہ اس لئے ان حلقہ جات کے انصار کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقررہ مقام تبلیغ پر اس روز ضرور تشریف لے جائیں۔ وہ حلقہ جات یہ ہیں۔ (۱) حلقہ غربی پرانی آبادی قادیان۔ یعنی کوچہ مسجد اقصےٰ۔ بڑا بازار یکی دروازہ تک واندرونی کوچہ جات (۲) نئی آبادی قادیان محلہ دارالعلوم و دارالشکر مہتمم تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ اور جن آیات کو منسوخ قرار دیا جاتا تھا۔ اُن کے ایسے معنے بیان فرمائے۔ جنہیں لوگوں کی عقلیں بآسانی قبول کر سکتی ہیں۔ اور جو بآسانی اُن کے ذہنوں میں آسکتے ہیں۔ یہ ان آیات کا دوسرا بطن تھا جو خدا تعالے نے آپ پر کھولا۔

تو قرآن کریم کے سات بطن سے مراد سات عظیم الشان ذہنی اور عقلی اور علمی تغیرات ہوسکتے ہیں۔ اور اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایسے تغیر میں قرآن کریم قائم ہی رہے گا۔ کوئی یہ نہ کہہ سکیگا۔ کہ ہمارے زمانہ کی ضروریات کو قرآن پورا نہیں کرتا۔ باقی الہامی کتابیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب زمانہ بدلا۔ اور دنیا میں تغیر آیا۔ تو ان کتب میں جو کلام تھا۔ اس کے وہ معنے نہ نکلے۔ جو اس زمانہ کے ذہنوں کے مطابق ہوتے۔ اس لئے وہ قابل عمل نہ رہیں۔ مگر

قرآن کریم کے متعلق

خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جوں جوں دنیا میں تغیر آتے جائیں گے۔ اور لوگ قرآن پڑھینگے تو اس زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے والا مفہوم اس میں سے نکلتا آئے گا۔ اور لوگ تسلیم کریں گے۔ کہ ہاں قرآن کریم ہی اس زمانہ کے لئے بھی کافی ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس زمانہ کے لئے بھی رسول ہیں۔

پھر اور تغیر ہوگا۔ جس میں آج جو تفسیریں ہم لکھتے ہیں ان کے متعلق اس وقت کے لوگ کہیں گے۔ یہ کیسی فرسودہ باتیں ہیں۔ تب خدا تعالےٰ کا کوئی بندہ کھڑا ہوگا۔ اور قرآن کریم سے ہی بتائے گا۔ کہ قرآن اب بھی اسی طرح قائم ہے۔ جس طرح پہلے زمانوں میں قائم تھا۔ اور قرآن کریم کے ایسے حقائق بیان کرے گا۔ کہ یا تو پہلے مفسروں کی غلطی ثابت ہوجائیگی یا پھر اعتراض کرنے والوں کی غلطی نکل آئیگی۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ قرآن کے سات بطن ہیں اس سے ضروری نہیں کہ یہی مراد ہو۔ کہ سات ہی بطن ہیں۔ بلکہ ہوسکتا ہے۔ کہ دس۔ بیس۔ پچاس۔ سو۔ ہزار۔ دو ہزار بطن ہوں۔ کیونکہ عربی میں

سات کا لفظ

تعدد پر دلالت کرتا ہے۔ خصوصاً کثرت پر۔ تو فرمایا۔ قرآن کو ہم نے ایسا نازل کیا ہے کہ یہ ہر زمانہ کے لئے کافی ہوگا۔ اسمیں ہر زمانہ کے خیالات پر بحث موجود ہوگی۔ اگر اس زمانہ کے لوگوں کے خیالات غلط ہونگے۔ تو انکی تردید کی جائیگی۔ اور اگر صحیح ہونگے۔ تو تائید کی جائیگی۔ تو قرآن کریم ہر زمانہ کے انکشافات کیطرف اشارہ کرتا ہے۔

یہ آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

خاتم النبیین

ہونے کا بھی ایک ثبوت ہے۔ اگر کوئی ایسا زمانہ آئے۔ جب قرآن کریم (نعوذ باللہ) دنیا کی اصلاح کے قابل نہ رہے۔ تو یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا (نعوذ باللہ) ردّ ہوگا۔ لیکن جب قرآن کریم ہر زمانہ کے لئے ہوگا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت بھی ہر زمانہ میں ثابت ہوتی رہے گی۔

پھر خدا تعالےٰ کا

عزیز حکیم

ہونا بھی انہی معنی کی تائید کرتا ہے نہ کہ ان معنوں کی۔ کہ خدا تعالےٰ نے عربوں میں نبی بھیجا۔ جو انہی کی زبان میں اُن سے کلام کرتا تھا۔ کیونکہ عزیز حکیم کا یہ مفہوم نہیں ہوسکتا۔ کہ خدا تعالےٰ نے وہی بولی بولنے والا نبی بھیجا جو عرب بولتے تھے۔ کیونکہ وہ عزیز حکیم ہے۔ بیشک یہ حقیقت ہے۔ اور ضروری بات ہے۔ کہ نبی وہ زبان بولے جو اسکی قوم کی زبان ہو مگر یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ مثلاً کسی پشتو بولنے والے کے ساتھ میں گفتگو کرنے کیلئے میاں خان میر یا نیک محمد صاحب کو بھیجدوں۔ تو گو یہ کہنا صحیح ہوگا۔ کہ میں نے پشتو بولنے والے کے پاس پشتو بولنے والا ہی بھیجا۔ مگر میں اسپر فخر نہیں کرسکتا۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ میں خطبہ پڑھوں اور اس میں کہوں۔ لوگو سنو۔ میں ایسا سمجھدار انسان ہوں۔ کہ یہاں ایک پٹھان آیا تھا۔ میں نے اس سے گفتگو کرنے کے لئے پشتو بولنے والے کو بھیجا۔ اگر میں یہ کہوں گا۔ تو سب لوگ ہنس پڑیں گے۔ کہ یہ کونسی بیان کرنے والی بات تھی۔ ہر شخص ایسا ہی کرتا ہے۔ غرض صرف پہلے معنے کرنے اس جگہ درست نہیں۔ کیونکہ وہ معنی خدا تعالےٰ کے عزیز حکیم ہونے پر دلالت نہیں کرتے۔ عزیز اور حکیم کے الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ اس فعل میں دو باتیں پائی جانی چاہئیں۔ ایک تو حکمت۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ حکمت یہ ہے۔ کہ ہر زمانہ کے مطابق اس کلام میں مفہوم پایا جائے گا۔ اور دوسری بات ہے غلبہ۔ کیونکہ عزیز کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ وہ غالب ہستی ہے۔ اور یہ غلبہ میرے بیان کردہ تیسرے معنوں کے رُو سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ ہی

غالب حکمت والا

ہے۔ کیونکہ وہی دنیا میں تغیرات آنے سے ہزار دو ہزار چار ہزار سال پہلے جانتا تھا۔ کہ یہ یہ تغیر پیدا ہوگا۔ اس لئے اسی نے اپنی حکمت کے ماتحت ایک ہی دفعہ ایسے الفاظ نازل کردئے جن سے ہر تغیر کے مطابق مفہوم نکلتا رہے گا۔ اور وہ الفاظ چار ہزار سال۔ دس ہزار سال بلکہ قیامت تک کے لئے کافی ہوں گے۔

پس ہر تغیر کے مطابق کلام میں مفہوم پیدا کرنا چونکہ ایک عزیز ہستی کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ اور قرآن کریم میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ وہ عزیز وحکیم ہستی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور انسانی کلام نہیں ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ایک معیار ایسا بیان فرمایا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم پہلے انبیاء کے کلام کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور پہلی نبوتوں کے حالات سمجھ سکتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی اس عظیم الشان خوبی کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہر

تغیر افکار کے وقت

اس میں سے نیا مفہوم نکلے گا۔ جو اس زمانہ کے لوگوں کے قلوب کی تسلی اور روحانیت کی ترقی کا باعث ہوگا۔ آج ہم نے دیکھا ہے۔ کہ

پُرانی تفسیریں

جن کو پڑھ کر پہلے لوگ سر دُھنتے تھے (اور ان میں اچھی باتیں بھی ہیں) مگر صفحے کے صفحے اُن میں ایسے ملتے ہیں۔ کہ جن کو پڑھ کر کہنا پڑتا ہے کہ کیا رطب ویابس بھر دیا گیا ہے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر وہ آیات جن کے معنے ایسے کئے جاتے تھے۔ جو موجودہ زمانہ میں لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بن رہے تھے۔ اُن کے ایسے معنے پیش فرمائے جو ہمارے ذہن کے مطابق اور دنیا کے ذہن کے مطابق ہیں۔ اور دنیا کے موجودہ مفاسد کو دور کرنیوالے ہیں مگر ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ

آخری معنی

ہیں۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری خلیفہ ہیں۔ مگر دنیا میں ذہنی تغیرات ختم نہیں ہوسکتے۔ آج سے دو ہزار سال بعد ایسا تغیر ہوسکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کسی ایسے انسان کو کھڑا کرے۔ جو اس تغیر کے مطابق قرآن کریم کی آیات کے معنے پیش کرے۔

پس یہ آیت

ایک عظیم الشان مسئلہ

پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے صرف یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ نبی اسی زبان میں بولتے ہیں۔ جس زبان میں ان کی قوم بولتی ہے۔ کیونکہ یہ تو معمولی بات ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ اس لئے لازماً اس آیت کے وہ معنی بھی ہوں گے۔ جن میں خدا تعالےٰ کا غلبہ اور حکمت پائی جائے۔ اور وہ معنے وہی ہیں۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ جن میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر ان معنوں کی بھی تردید نہیں کرنی چاہیئے جو پہلے لوگ کرتے رہے ہیں۔ ان کو بھی ماننا چاہیئے۔ کیونکہ ان میں بھی صداقت پیش کی گئی ہے۔

ویرووال میں تبلیغی جلسہ

۱۳-۱۴ نومبر کو ویرووال ضلع امرتسر میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ اردگرد کے احمدی احباب کو انہیں نہ صرف خود شریک ہونا چاہیئے۔ بلکہ متلاشیان حق کو بھی ساتھ لانا چاہیئے۔ — ناظر دعوۃ و تبلیغ

جماعت احمدیہ لدھیانہ کا جلسہ اور احمدی احباب

گذشتہ پرچہ میں مختصراً لکھا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ لدھیانہ نے اپنے ہاں تبلیغی جلسہ کرنے کیلئے ۱۳-۱۴ نومبر کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ تاریخ احمدیت میں لدھیانہ کو جو اہمیت حاصل ہے۔ اس سے احمدی احباب خوب اچھی طرح واقف ہیں یہی وہ شہر ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر بیعت لینی شروع فرمائی۔ چنانچہ اسی شہر میں وہ مقدس مقام ہے۔ جسے دار البیعت ہونیکا فخر حاصل ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ اس مقام کے جلسہ کو کامیاب بنانیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان "دعوۃ الامیر" ۱۴ نبوت (نومبر) بروز اتوار ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

پیشوایان مذاہب کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ کے جلسے

گورداسپور شہر میں جلسہ

گورداسپور ۷ رنومبر آج گیارہ بجے صبح ڈسٹرکٹ لائبریری گورداسپور کے قریب زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم اور صدر محترم صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد لالہ پشاوری مل صاحب وکیل نے حضرت کرشن علیہ السلام کی سیرت پر مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر اور خاکسار نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سردار بھاگ سنگھ صاحب ایڈووکیٹ نے سیرت حضرت بابا نانک علیہ الرحمت پر اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقاریر کیں۔ ۴ بجے جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ اور جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ بھنگواں طالب پور۔ غازی کوٹ اوجلہ۔ بریار نبی پور کے احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ اختتام جلسہ پر مرزا عبدالحق صاحب نے باہر سے آنے والے احباب اور صاحب صدر اور معزز لیکچراروں کا شکریہ ادا کیا۔ قادیان اور دیگر باہر سے آنے والے احباب کو کھانا کھلایا

(خاکسار دل محمد)

سکندرآباد و حیدرآباد دکن میں جلسہ

سکندرآباد ۸ رنومبر (بذریعہ تار) حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ جماعت ہائے احمدیہ سکندرآباد و حیدرآباد نے ۷ رنومبر بروز اتوار کو احمدیہ جوبلی ہال میں یوم پیشوایان مذاہب کے جلسہ کا انتظام کیا۔ جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر اور ڈاکٹر ڈرفا پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی یکے بعد دیگرے اجلاسوں کے صدر منتخب ہوئے مختلف مذاہب مثلاً زرتشتی مذہب۔ عیسائیت

ہندو ازم۔ اسلام اور احمدیت کے مقدس بانیوں کی سیرت اور تعلیم پر لیکچر ہوئے

کراچی میں جلسہ

کراچی ۸ رنومبر (بذریعہ تار) مکرم محمد نواز صاحب ککی سیکرٹری تبلیغ احمدیہ ایسوسی ایشن اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یوم پیشوایان مذاہب خالقدینہ ہال میں نہایت کامیابی سے منایا گیا۔ کراچی کے سابق میئر مسٹر کنٹرک جلسہ کے صدر تھے بابا نانک حضرت موسےٰؑ۔ حضرت مسیحؑ۔ حضرت زرتشتؑ۔ حضرت کرشنؑ۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر عمدہ تقریریں کی گئیں۔ حاضرین نے نہایت توجہ سے تقاریر کو سنا۔ اور تین گھنٹہ تک نہایت سکون کی کیفیت طاری رہی۔ تمام مذاہب کے تعلیم یافتہ اور معزز لوگوں سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ایک امریکن فوجی افسر۔ جنوبی ہندوستان کے ایک سوامی صاحب اور مولوی عبدالمالک خانصاحب مبلغ نے اپنی تقاریر سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ صاحب صدر نے ایسے بے مثال جلسوں کے انعقاد کی بہت تعریف کی۔ اور کہا کہ بین الاقوامی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے یہ تحریک بہت مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ آپ نے مولوی عبدالمالک صاحب کی مؤثر اور عالمانہ تقریر کی بھی تعریف کی۔

کانپور میں جلسہ

کانپور ۹ رنومبر (بذریعہ تار) سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ پیشوایان مذاہب کا جلسہ کانپور میں نہایت کامیاب رہا کانپور ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ مجسٹریٹ ایم۔ ڈی عیسیٰ صاحب صدر تھے سید ارشد علی صاحب۔ فیض الحق صاحب۔ خواجہ محمد شریف صاحب۔ سردار جوڑھ سنگھ صاحب۔ ریورنڈ گاڈرڈ صاحب نیز ہندو مذہب کے نمائندے نے۔ آنحضرت صلعم حضرت مسیح موعودؑ۔ حضرت مسیحؑ۔ حضرت بابا نانک اور حضرت کرشن

ابھی دل سیر نہیں ہوا

تحریک جدید کے وہ مجاہد جن کا سال نہم اب تک ادا نہیں ہوسکا۔ وہ فکر کریں۔ اور سوچ لیں۔ کہ صرف دو ہفتے رہ گئے ہیں ہر ایک مجاہد جس کا سال نہم واجب الادا ہے۔ ایسا ماحول پیدا کرے۔ کہ آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۳ء کے آنے سے قبل اپنا وعدہ پورا کر چکا ہو۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ نو سالہ حساب صرف ان کو ارسال ہوسکے گا۔ جن کی سال نہم کی سالم رقم بغیر ایک پائی کی کمی کے ۲۵ رنومبر ۱۹۴۳ء کی شام تک مرکز میں داخل ہو جائے گی۔ اس کے بعد پوری رقم ادا کرنے والے احباب کو نو سالہ حساب نہیں ارسال ہوسکے گا۔ اس لئے امید ہے کہ اس وقت تک سال دہم کا مطالبہ حضور فرما چکے ہوں گے۔ اور دفتر اس کام میں معروف ہوگا۔ پس دوست کوشش فرمائیں۔ کہ ۲۵ رنومبر ۱۹۴۳ء سے قبل ہی اپنا سال نہم مرکز میں داخل کرلیں۔

خدا کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے وہ مجاہد جو دس سال کا چندہ پیشگی ادا فرما چکے ہیں۔ ان کا دل اور ان کا ایمان انہیں کہہ رہا ہے۔ کہ ابھی مزید قربانی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے ابھی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے وہ سال دس سال کا چندہ ادا کرلینے کے سال دہم میں مزید شاندار اضافہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ عدن کے مکرمی ڈاکٹر محمد فیروزالدین احمد صاحب ہوشیارپوری جو دس سال دے چکے ہیں۔ اور سال نہم میں انہوں نے ۴۸۴ روپے داخل کئے تھے۔ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ میرے محسن ہیں۔ آپ کا خط تحریک جدید کے دس سالہ چندہ کی ادائیگی کی خوشخبری لایا۔ مگر دل ابھی سیر نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الموعود کو سلامت باکرامت رکھے۔ جن کے طفیل اس خدمت کی توفیق ملی۔ مجھے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے راہ مستقیم پر قائم رکھے۔ نیز عرض ہے۔ کہ دسویں سال کی تحریک پر حضرت اقدس کے حضور مندرجہ ذیل سال دہم کا مزید اضافہ پیش فرمائیں۔

سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے	۱۰۰	روپے
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے	۱۰۰	"
والد بزرگوارم ڈاکٹر لعل الدین صاحب مرحوم کی طرف سے سال اول پانچ روپے ۲۰ فی صدی کی زیادتی سے دس سال کا	۸۰	"
والدہ مرحومہ کی طرف سے بشرح صدر	۸۰	"
اہلیہ صاحبہ عزیزہ " "	۸۰	"
	۴۴۰	

ہر حرکت امام کی اقتداء میں ہی مستحسن ہوتی ہے۔ اس لئے آپ دسویں سال کی تحریک ہونے پر سال دہم میں یہ اضافہ پیش فرمائیں۔ اور دعا کی درخواست کریں۔ اور بھی کئی دوست ہیں۔ جنہوں نے سال دہم کا مطالبہ ہونے کے دن رقوم پیش کرنے کو لکھا ہے۔ چنانچہ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے دو ہزار کا چک دے دیا ہے۔ کہ میری امانت سے تحریک کے بعد پیش حضور کریں۔ نیز ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے سمندر پار سے ۹۰۸ و قاضی عبدالسلام صاحب ممباسہ افریقہ سے ۵۰۴ شلنگ کا چک ارسال کر چکے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ جن کو توفیق بخشے وہ پیشگی روپیہ داخل فرمائیں۔ تا تحریک والے دن حضور کے پیش کیا جاسکے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

(نوٹ) وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۹۴۹۔ ملک سلطان علی ولد سید محمد قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۳۰ء ساکن چک بہلول پور ۱۲۷ رکھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے سے قبل اپنی جائداد کا اکثر حصہ اپنے ورثا کی خاطر اپنی دختر مسمات سکینہ بی بی کے نام ہبہ کر دیا تھا۔ اس وقت میرے پاس آٹھ بیگہ جات زمین موضع بہلول پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ یہ جدی جائداد ہے۔ ۲۵۰۰ روپے زمین سوا چھ کیلہ جات موضع رتیاں چک نمبر ۱۳۰ تحصیل و ضلع لائل پور میں جو کہ بہلول پور چک ۱۲۷ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے رہن خرید کی ہوئی ہے۔ میں نے تقریباً اپنے ورثا کا حق اپنی دختر کے نام پر ہبہ کر دیا ہوا ہے۔ اب میرے پاس جو جائداد ہے۔ اس میں سے سوا چھ کیلہ جات جو ساڑھے تین ہزار روپے میں میرے پاس رہن ہے بطور وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا ہوں۔ جس وقت میری وصیت منظور ہو جائے اسی وقت رجسٹری مذکورہ میں انجمن کے نام پر ہبہ کردوں گا۔ جو جائداد میں نے اپنے ورثا کی خاطر اپنی دختر مسمات سکینہ بی بی کے نام پر ہبہ کی ہوئی ہے۔ اور جس جائداد کی فہرست اوپر درج ہے کوئی جائداد اس کے علاوہ میری موت کے بعد ثابت ہو۔ تو انجمن اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد۔ سلطان علی بقلم خود۔

24

MASTERY OF THE AIR..

Digitized by Khilafat Library Rabwah

won By men who never fly

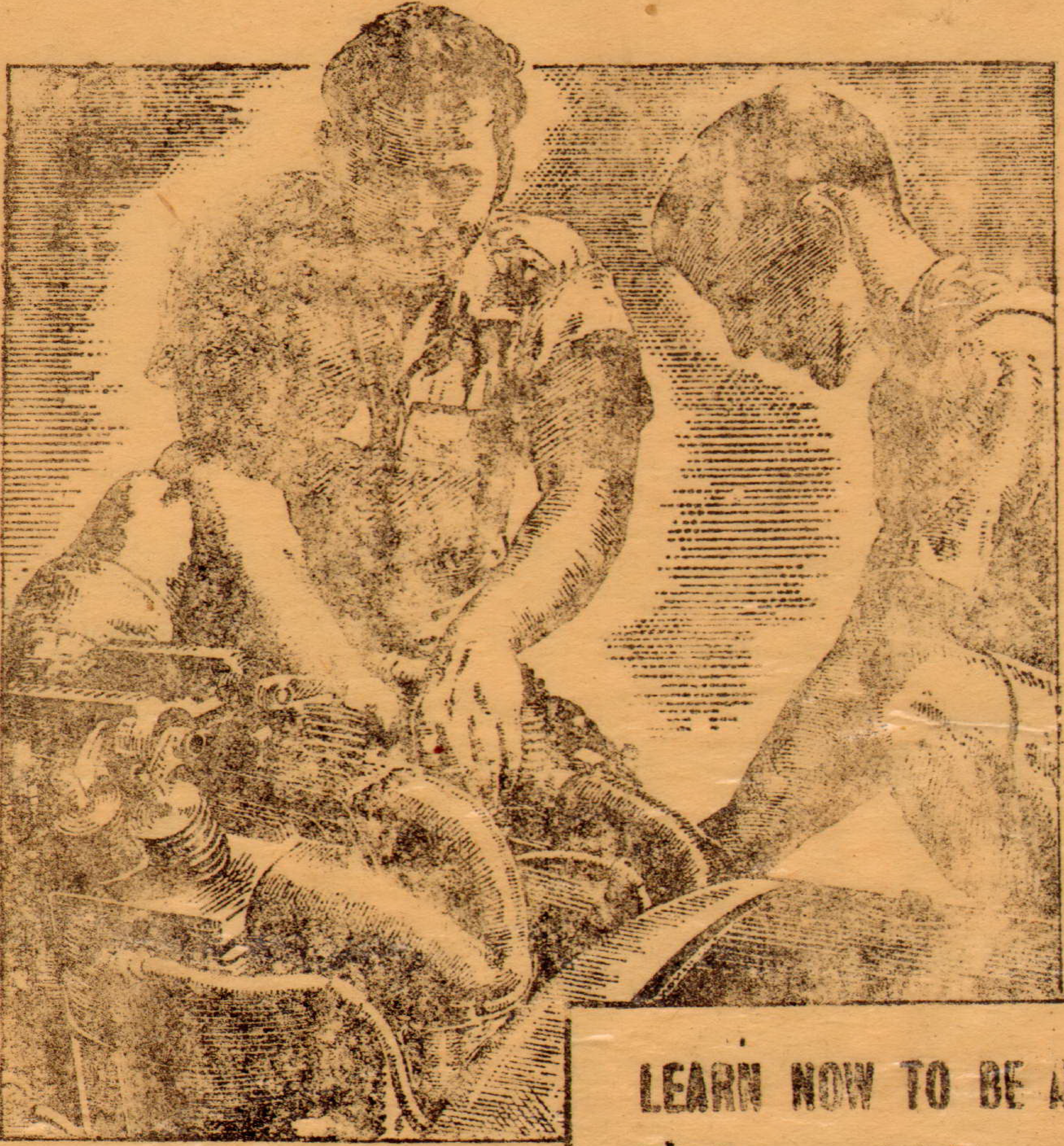

SIMPLE QUALIFICATIONS: Men between 18 and 38 years of age who are physically fit and who have had an all-round education up to the matric level, with a knowledge of English, are needed to train as technicians and ground-crews in India's rapidly growing Air Force.

PAY IS GOOD: Starting at Rs. 40 - to Rs. 60 per month, according to the trade chosen, and increasing rapidly according to ability as soon as the initial training period is completed.

[illegible] TRADES ARE OPEN and a man can [illegible] to become a fitter, a radio operator, an electrical mechanic, or a metal worker etc. The more highly skilled the work the higher the pay.

LEARN NOW TO BE A TECHNICAL EXPERT

THE strength of all fighting services is founded on the work of the highly skilled technicians who make and maintain the machines of war. Supremacy on the seas, power on the land and mastery in the air is forged first by brains and brawn in the workshops far behind the battle lines.

Here is the place for the man of vision for in the post-war era when trade is re-opened with far away countries new Industries will rise out of the ashes of war and India will need every trained technician she can get. Men with up to date training and experience will be in the forefront of India's future development.

Apply to any of the following Technical Recruiting Offices

NORTHERN AREA

30, Davis Road, Lahore.
Jamrud Road, Peshawar Cantt.
Old N. W. Army Enclave, Owen Thomas Road, Rawalpindi.
No. 2, Civil Lines, Sargodha.
Jada Road, Jhelum.
L. Cantonment, Jullundur.
31, Alexandra Road, Near Butchery, Ambala Cantt.
10/1, Frere Lines, Karachi Sudder.
Opposite Supply Depot, Campbellpore.
Sheep-bank Road, Ludhiana.
Block 3, Stewart Road, (Opp. Baldier), Quetta.
Bungalow No. 12, Near [illegible] Club, Hyderabad (Sind).
Krishna Lodge, Near Bhed Nala Bridge, Kachehry Road, Sialkot.
Circular Road, Rohtak.
Old Civil Lines, Multan.
Residence of Ch. Asghar Ali, M.L.A., Gujrat (Punjab).
Hoti House, Abbottabad.

THE MORE ADVENTUROUS CAN, if they wish, volunteer as Air-gunners and if selected and suitable will be eligible for high promotion.

IF YOU WANT TO SERVE your country now join the I.A.F and receive the training and experience necessary to render you invaluable to India's Industrial Ascendency afterwards.

JOIN THE INDIAN AIR FORCE

REMEMBER—Good I.A.F. Airmen are always eligible for promotion to Commissioned Ranks.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۸ نومبر۔ اندرون یورپ سے رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے یہ اطلاع دی ہے کہ فرانس اور مغربی یورپ کی جرمن افواج کے کمانڈر فیلڈ مارشل وان رنسٹڈٹ نے ہٹلر کو ایک خط بھیجا ہے کہ جہاں تک انسانی دماغ کے فیصلہ کرنے کا تعلق ہے۔ ہم موجودہ جنگ ہار چکے ہیں۔

قاہرہ ۸ نومبر۔ آج صبح مسٹر ایڈن نے شاہ فاروق سے تبادلہ افکار کیا۔ اسکے بعد آپ وزیر خارجہ ترکیہ سے بات چیت کرنے میں مصروف ہو گئے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ آج واتی کان ریڈیو نے یہ خبر سنائی۔ کہ کل رات ایک طیارے نے واتی کان ریوپ کے شہر پر بمباری کی۔ اس نے چار بم پھینکے۔ ریلوے سٹیشن کو خاص طور پر نقصان پہنچا۔ اگرچہ کسی شخص کے ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ پھر بھی نقصان کا اندازہ نسبتاً زیادہ ہے۔

لاہور ۸ نومبر۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو بیماری کی وجہ سے تین مہینے کے پیرول پر رہا ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن ۸ نومبر۔ امریکن سینٹ میں ۵ کے مقابلہ میں ۸۵ آراء کی کثرت سے یہ قرارداد منظور ہو گئی ہے کہ جنگ کے بعد امریکہ بین الاقوامی امور میں دیگر ممالک سے اشتراک کرے۔ یہ قرارداد معاہدہ ماسکو کے سات نکات پر مشتمل ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ برطانی سفیر متعین روس نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ روس اور اتحادیوں میں جو غلط فہمیاں موجود تھیں۔ ماسکو کانفرنس نے ان سب کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اب اتحادی قومیں ایک دوسرے کے زیادہ قریب آ گئی ہیں۔ اور ان کے ہاتھ ہٹلر کے مقابلہ میں زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔

امرتسر ۸ نومبر۔ گندم ڈڈا ۹ للعہ گندم اعلیٰ ۹ للعہ تل سفید ۲۰ گڑ ۱۸ تا ۲۰ دیسی کپاس ۱۲ مونگ پھلی ۵

لائلپور ۸ نومبر۔ گندم ۵ سے ۹ تک

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

چینے ۹ ۱ +

لنڈن ۸ نومبر۔ کل مارشل سٹالین نے ماسکو ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ دشمن نے امسال بھی روسیوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بڑے ہاتھ پاؤں مارے۔ لیکن اسے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ اس سال روسی فوج کی کامیابی خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے، اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ کامیابی گرمیوں کے موسم میں حاصل کی گئی ہے۔ اس سے سردی کے موسم میں اقدامات اختیار کرنے کے لئے میدان صاف ہو گیا ہے۔ جب سے موسم گرما کی لڑائی کا آغاز ہوا ہے۔ جرمن فوج کو ایک بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ پچھلا سال روسیوں کے لئے بڑا خطرناک تھا۔ لیکن اس سال جب روسی فوج نے حملے شروع کئے۔ تو دشمن کو گھر جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور اسلحہ اور سامان کے بڑے بڑے ذخیروں کو چھوڑ کر اسنے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ مارشل سٹالین نے کہا۔ ہم نے زمانہ جنگ میں اپنے تمام صنعتی کارخانوں کو ایک ایسے مقام تک پہنچا دیا تھا جہاں جرمن طیارے حملے نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لئے ہمارے کارخانوں کو موقعہ مل گیا کہ وہ جنگ کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان تیار کر سکیں۔ شکست خوردہ جرمن فوج پسپا ہوتے وقت ہمارے علاقے میں تباہی اور بربادی پھیلا رہی ہے۔ مگر یاد رہے کہ روسی جرمنوں کو ہرگز معاف نہیں کریں گے۔ وہ ان سے نقصانات کی تلافی کرائیں گے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مارشل سٹالین نے کہا کہ ماسکو کانفرنس صاف طور پر ظاہر کر رہی ہے کہ ہمارے تعلقات اتحادیوں سے زیادہ اچھے ہو گئے ہیں۔ اب اتحادیوں نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ جرمنی کے خلاف ایسا حملہ کیا جائے۔ کہ جرمنوں کو برداشت کی تاب نہ رہے۔

لاہور۔ ستمبر ۱۹۴۳ء تک پنجاب نے جنگی قرضوں میں ۱۳۰۷۵۳۷۲ روپیہ لگایا ہے۔ اور جنگی چندوں میں ۱۸۹۴۳۰۲۵ روپیہ دیا ہے۔

امرتسر ۸ نومبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق دربار صاحب کے ارد گرد پرکرما کو بڑا کرنے کیلئے تمام بنگلے مسمار کئے جائیں گے۔ مسماری کا کام ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو مناسب رسم کے ساتھ کثیر مجمع کے روبرو شروع کیا گیا۔ حاضرین نے ملبہ کی ٹوکریوں کو اپنے سروں پر اٹھایا اور آناً فاناً اسے وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ کمیٹی مذکور نے تمام بنگلے باہمی سمجھوتہ سے حاصل کرنے کا بندوبست کر لیا ہے۔

دہلی ۸ نومبر۔ بتایا گیا ہے کہ بنگال کے جن علاقوں میں قحط پڑا ہوا ہے۔ وہاں فوج ایک سادہ سکیم پر عمل کریگی۔ اس کا کام یہ ہوگا کہ سول افسر جب فوجی افسروں سے یہ کہیں کہ اناج ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے۔ اسکے بانٹنے۔ اس کے ذخیرہ کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کے لئے گاڑی اور آدمی مہیا کریں۔ تو فوجی افسر اس کی تعمیل کریں گے۔

دہلی ۸ نومبر۔ آج سنٹرل اسمبلی نے لارڈ ویول وائسرائے ہند کا پیغام سر عبدالرحیم پریذیڈنٹ اسمبلی نے پڑھکر سنایا جس میں انہوں نے بتایا کہ بنگال میں اناج بہم پہنچانے کے لئے وہ کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اسمبلی میں تقریر نہ کر سکنے کی ایک وجہ انہوں نے یہ بھی بتائی کہ وہ بنگال کے حالات کے متعلق سوچنے اور انپر قابو پانے میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کر رہے ہیں۔

دہلی ۸ نومبر۔ آج سنٹرل اسمبلی کے جلسے میں کانگرس پارٹی کے دس ممبروں نے حصہ لیا۔ گویا کانگرس پارٹی کا ½ حصہ جلسہ میں شریک ہوا۔

دہلی ۸ نومبر۔ ہندوستانی کمان نے اعلان کیا ہے کہ آج انگریزی ہوائی جہازوں نے برما میں مانڈلے کے قریب سٹیمروں کو نشانہ بنایا۔ کلیوا کے پاس دشمن کی لاریوں کے ٹکڑے اڑا دیئے گئے۔ اکیاب کے شمال میں بوتھیڈانگ پر بھی حملے کر کے بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچایا۔ ان حملوں کے بعد ہمارا کوئی ہوائی جہاز لاپتہ نہیں۔

واشنگٹن ۸ نومبر۔ جاپانی رباؤل کی بندرگاہ میں کمک پہنچانے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے ہوائی جہازوں نے پھر ان کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ پانچویں فوج کے ہیڈ کوارٹر پر جو حملے کئے گئے ہیں۔ ان کو روک دیا گیا۔ اور ہماری فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ آٹھویں فوج جس میں ہندوستانی دستے بھی شامل ہیں۔ وہ بھی آگے بڑھ رہی ہے

ماسکو ۸ نومبر۔ روسی فوجوں نے کیف کے آس پاس جو حملے شروع کر رکھے ہیں۔ ان کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ روسی فوجیں دُور دُور تک آگے نکل گئی ہیں۔ کیف کے شمال مغرب کی طرف روسی فوجیں ۲۰ میل آگے بڑھ چکی ہیں۔ اور اب روسیوں کے سامنے ۱۵۰ میل کا صاف علاقہ ہے۔ جو پولینڈ تک پھیلا ہوا ہے۔

لاہور ۸ نومبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں ایک کروڑ پچاس لاکھ کی رقم نئے اخراجات کے لئے منظور کی گئی ہے۔ جس میں سے ایک بڑی رقم اناج خریدنے پر صرف کی جائے گی +

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

"سرمہ ممیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ چھ ماشہ ۷ تین ماشہ ۴

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عزیز کار بالک منجن

دانتوں کی جملہ امراض کا علاج

قیمت فی اونس ایک روپیہ

ملنے کا پتہ عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

کوئن ٹکیاں ٹیبلٹس ملیریا

سے بچنے کے لئے بہترین دوا ثابت ہوئی ہے۔

۱۰۰ ٹکیہ دو روپے محصولڈاک ۷ دو شیشی تک

دی کوئن سٹورز قادیان